7284-یوم عرفہ کی فضیلت

سوال

یوم عرفہ کی کیا فضیلت ہے ؟

پسندیدہ جواب

یوم عرفہ کے فضائل میں سے کچھ یہ ہیں :

1–اس دن دین اسلام کی تکمیل اور نعمتوں کا اتمام ہوا

صحیحین میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ ایک یھودی نے عمر بن خطاب سے کہا اے امیر المومنین تم ایک آیت قرآن مجید میں پڑھتے ہو اگروہ آیت ہم یھودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن بناتے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے وہ کون سی آیت ہے ؟

اس نے کہا : .{الیوم أکملت لکم دینکم وأتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الإسلام دینا}.المائدۃ :3.

آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کردیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا ۔

تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے :

ہمیں اس دن اور جگہ کا بھی علم ہے ، جب یہ آیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ جمعہ کا دن تھا اور نبی صلی اللہ علیہ عرفہ میں تھے ۔

2–عرفہ میں وقوف کرنے والوں کے لیے عید کا دن ہے :

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

یوم عرفہ اور یوم النحر اور ایام تشریق ہم اہل اسلام کی عید کے دن ہیں اور یہ سب کھانے پینے کے دن ہیں ۔

اسے اصحاب السنن نے روایت کیا ہے ۔

اور عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا :

یہ آیت .{الیوم اکملت}.جمعہ اور عرفہ والے دن نازل ہوئی ، اور یہ دونوں ہمارے لیے عید کے دن ہیں ۔

3–یہ ایسا دن ہے جس کی اللہ تعالی نے قسم اٹھائی ہے :

اور عظیم الشان اور مرتبہ والی ذات قسم بھی عظیم الشان والی چیز کے ساتھ اٹھاتی ہے ، اور یہی وہ یوم المشھود ہے جو اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں کہا ہے :

{وشاہد ومشھود}.البروج (3) حاضر ہونے والے اور حاضر کیے گۓ کی قسم ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(یوم موعود قیامت کا دن اور یوم مشھود عرفہ کا دن اور شاھد جمعہ کا دن ہے) اسے امام ترمذي نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے حسن قرار دیا ہے ۔

اوریہی دن الوتر بھی ہے جس کی اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں قسم اٹھائی ہے **{والشفع والوتر}**.اور جفت اور طاق کی قسم ۔ الفجر (3)

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں الشفع عیدالاضحی اورالوتر یوم عرفہ ہے ، عکرمہ اورضحاک رحمہ اللہ تعالی کا قول بھی یہی ہے ۔

4–اس دن کا روزہ دوسال کے گناہوں کا کفارہ ہے :

قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عرفہ کے روزہ کے بارہ میں فرمایا :

(یہ گزرے ہوئے اور آنے والے سال کے گناہوں کا کفارہ ہے) صحیح مسلم ۔

یہ روزہ حاجی کے لیے رکھنا مستحب نہیں اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ررزہ ترک کیا تھا ، اوریہ بھی مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عرفہ کا میدان عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ، لھذا حاجی کے علاوہ باقی سب کے لیے یہ روزہ رکھنا مستحب ہے ۔

5–یہ وہی دن ہے جس میں اللہ تعالی نے اولاد آدم سے عھد میثاق لیا تھا :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(بلاشبہ اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کی ذریت سے عرفہ میں میثاق لیا اور آدم علیہ السلام کی پشت سے ساری ذریت نکال کر ذروں کی مانند اپنے سامنے پھیلادی اوران سے آمنے سامنے بات کرتے ہوئے فرمایا :

{کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں ؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں ! ہم سب گواہ بنتے ہیں ، تاکہ تم لوگ قیامت کے روزیوں نہ کہو کہ تم تو اس محض بے خبر تھے ، یا یوں کہو کہ پہلے پہلے شرک توہمارے بڑوں نے کیا اور ہم توان کے بعدان کی نسل میں ہوئے ، توکیا ان غلط راہ والوں کے فعل پر توہم کو ہلاکت میں ڈال دے گا ؟ }.الاعراف (172-173) مسند احمد ، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ۔ تو اس طرح کتنا ہی عظیم دن اور کتنا ہی عظیم عھد ومیثاق ہے ۔

6–اس دن میدان عرفات میں وقوف کرنے والوں کو گناہوں کی بخشش اور آگ سے آزادی ملتی ہے :

صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا حدیث مروی ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اللہ تعالی یوم عرفہ سے زیادہ کسی اوردن میں اپنے بندوں کو آگ سے آزادی نہیں دیتا ، اور بلاشبہ اللہ تعالی ان کے قریب ہوتا اور پھر فرشتوں کے سامنے ان سے فخر کرکے فرماتا ہے یہ لوگ کیا چاہتے ہیں ؟)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اللہ تعالی یوم عرفہ کی شام فرشتوں سے میدان عرفات میں وقوف کرنے والوں کے ساتھ فخر کرتے ہوئے کہتے ہیں میرے ان بندوں کو دیکھو میرے پاس گردو غبار سے اٹے ہوئے آئے ہیں) مسند احمد علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ۔

واللہ اعلم .